سپورٹ کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

ریاست ہماچل پردیش اور دیگران
بنام
سریندر کمار مہندرا اور دیگران

7 نومبر 1996

[کے۔ راماسوامی اور جی۔ بی۔ پٹنائک، جسٹسز]

قانون ملازمت :

ترقی۔ جوائنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر ترقی۔ ترقی کا معیار۔ سینیارٹی کا مناسب احترام کے ساتھ میرٹ۔ اور فیڈر گریڈ میں مطلوبہ مدت کی سروس کی تکمیل۔ زون کے زیر غور ایک سال کے اندر متوقع خالی اسامیوں کی تعداد سے پانچ گنا تک محدود ہے۔ مذکورہ عہدے پر ترقی کے سوال پر تین مختلف مواقع پر غور کیا گیا۔ پہلی بار ملازم زون کے زیر غور نہیں آیا۔ دوسرا موقع زیر غور آیا لیکن مکمل نہیں ہوا۔ فیڈر گریڈ میں مقررہ مدت ملازمت۔ تیسری بار وہ سبکدوش ہوئے تھے۔ کہا گیا : ایسے حالات میں، ملازم کو جوائنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر ترقی نہ دینا آرٹیکل 16۔ آئین ہند، 1950، آرٹیکل 16 کی خلاف ورزی نہیں ہے۔

مدعا علیہ زرعی انسپکٹر کے طور پر ملازم تھا اور اسے کلاس ون کے عہدے پر ترقی دی گئی تھی ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی (ڈی پی سی) نے جوائنٹ ڈائریکٹر (زراعت) کے عہدے پر ترقی کے معاملات پر غور کیا لیکن مدعا علیہ کے کیس کو قواعد کے مطابق نہیں سمجھا گیا اور اس کی سنیارٹی کی بنیاد پر وہ زیر غور زون میں نہیں آیا۔ مدعا علیہ نے ریاستی انتظامی ٹربیونل کے سامنے ڈی پی سی کے مذکورہ فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے ایک درخواست دائر کی۔ ٹربیونل نے اپیل کنندہ کو ہدایت کی کہ وہ مدعا علیہ کی پروموشن کے معاملے پر نظر ثانی کرے۔ ناراض ہونے

کی وجہ سے اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقدہ 1.1 : جوائنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر ترقی کے سوال پر تین مختلف مواقع پر غور کیا گیا۔ پروموشن کا معیار میرٹ اور فیڈر گریڈ میں مقررہ مدت کی سروس کی تکمیل اور سنیارٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے میرٹ تھا۔ زون کے غور و خوض میں ایک سال کے اندر متوقع خالی آسامیوں کی تعداد سے پانچ گنا تک محدود تھا۔ [568 بی-ای]

1.2 پہلے موقع پر، جواب دہندہ غور کے دائرے میں نہیں آیا تھا اور، لہذا، ترقی کے لئے غور نہیں کیا گیا تھا۔ دوسرے موقع پر مدعا علیہ زیر غور آیا اور اس کے کیس پر ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی نے غور کیا لیکن مدعا علیہ کے پاس فیڈر گریڈ میں مقررہ مدت ملازمت نہ ہونے کی وجہ سے اسے ترقی نہیں دی گئی۔ تیسرے موقع پر جواب دہندہ اب دستیاب نہیں تھا کیونکہ وہ پہلے ہی ریٹائر ہو چکا تھا۔ ایسے حالات میں مدعا علیہ کو جوائنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر ترقی نہ دینا آئین کے آرٹیکل 16 کے تحت فراہم کردہ آئینی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہے۔

[568 عیسوی]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 14222 آف 1996۔

میں 6.8.93 تاریخ کے فیصلے اور حکم سے، ہماچل پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، شملہ کے 1986 کے ٹی۔اے۔نمبر 333۔

اپیل کنندگان کے لئے جے۔ ایس۔ عطاری۔

جواب دہندگان کے لئے ہمیند رلال۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

جسٹس پٹنائک، : خصوصی اجازت کی یہ اپیل ہماچل پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف ہے۔ ٹریبونل نے اپنے فیصلے میں ریاست سے مطالبہ کیا کہ وہ مدعا علیہ نمبر 1 کو 15 دسمبر 1979 کو دیگر کے ساتھ جوائنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر ترقی دینے پر غور کرے اور اگر مناسب پایا جاتا ہے تو پہلے سے ترقی پانے والے افراد کو واپس کیے بغیر تمام نتیجہ خیز فوائد کے ساتھ غیر معمولی عہدہ تخلیق کر کے اسے تصوراتی ترقی دینے پر غور کیا جائے۔

جواب دہندہ نمبر 1 کو 19.5.1949 کو زرعی انسپکٹر کے طور پر ملازمت دی گئی تھی اور اسے 13.9.1957 کو پروبیشن پر کلاس 2 میں ایک عہدے پر ترقی دی گئی تھی۔ 15.6.1966 کو مذکورہ عہدے کے خلاف ان کی تصدیق کی گئی اور 22.1.1976 کو پہلی کلاس کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ انہوں نے ایک عرضی دائر کی تھی جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ ان کی تقرری کی مسلسل تاریخ سے ان کی سنیارٹی ختم ہو گئی ہے اور 30.11.1973 کو ان کی سنیارٹی کو دوبارہ مقرر کیا گیا تھا۔ 4.9.76 کے حکم کے ذریعہ ان کی سنیارٹی میں تبدیلی کے نتیجے میں انہیں تمام نتیجہ خیز فوائد کے ساتھ 13.9.57 سے دوسری کلاس میں ترقی دے دی گئی۔ ڈپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی نے اپنی 21.4، 79 تاریخ کی رپورٹ میں مدعا علیہ نمبر 1 کے معاملے کی سفارش کی تھی تا کہ وہ 17 دسمبر 1973 سے پہلی کلاس میں ترقی دے سکیں۔ جوائنٹ ڈائریکٹر (زراعت) کے عہدے پر ترقی کے معاملے پر غور کرنے کے لئے ڈپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کا اجلاس 15.6.79 کو ہوا لیکن مدعا علیہ نمبر 1 کے کیس کو قواعد کے مطابق نہیں سمجھا گیا اور ان کی سنیارٹی کی بنیاد پر وہ زیر غور زون میں نہیں آئے۔ مذکورہ کارروائی کو چیلنج کرتے ہوئے مدعا علیہ نمبر 1 نے ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی تھی جس میں جناب ایس ایس سینی سے اوپر سنیارٹی کا دعویٰ کیا گیا تھا، 29.1.1980 کے حکم کے ذریعہ رٹ پٹیشن دائر کرنے سے پہلے ریاستی حکومت نے ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ساتھ مشاورت کے بعد مدعا علیہ نمبر 1 کی سنیارٹی جناب چرنجیت سنگھ سے نیچے اور ڈاکٹر ایل ڈی شرما سے اوپر مقرر کی تھی۔ جناب وی پی سوبتی، جنہیں سال 1962 میں پہلی کلاس میں براہ راست بھرتی کیا گیا تھا، کو مدعا علیہ نمبر 1 کی سنیارٹی کی بنیاد پر بھی مدعا علیہ نمبر 1 سے جونیئر قرار نہیں دیا جا سکتا تھا۔ ریاستی حکومت کے اس فیصلے کے خلاف مدعا علیہ نمبر 1 نے ریاستی حکومت کو ایک درخواست دائر کی تھی۔ حکومت نے 24.9.80 کے حکم کے

ذریعہ اپنے پہلے کے فیصلے پر نظر ثانی کی جس میں مدعا علیہ نمبر 1 کی سنیارٹی جناب آئی ایس کنگرا سے نیچے اور ڈاکٹر چرنجیت سنگھ سے اوپر مقرر کرنے کی تجویز دی گئی تھی۔اس کے مطابق مدعا علیہ نمبر 1 نے پہلے دائر کی گئی رٹ پٹیشن میں ترمیم کی۔ریاستی حکومت نے اپنا جوابی حلف نامہ داخل کیا جس میں کہا گیا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کی دوبارہ طے شدہ سنیارٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی ترقی پر نظر ثانی کی ہدایت دی گئی ہے اور مذکورہ ہدایت کے مطابق مدعا علیہ نمبر 1 کو 13.9.57 سے کلاس 2 اور 17.12.1973 سے کلاس 1 میں ترقی دی گئی تھی۔ جوائنٹ ڈائرکٹر زراعت کے علاوہ درجہ اول کے افسروں کی درجہ بندی کی فہرست کو 6.12.1980 کو حتمی شکل دی گئی تھی جس میں جواب دہندہ نمبر 1 کو ڈاکٹر چرنجیت سنگھ کے اوپر اور جناب آئی ایس کنگرا سے نیچے دکھایا گیا تھا۔رٹ پٹیشن ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے زیر التوا ہونے کے دوران اس معاملے کو ہماچل پردیش کے اسٹیٹ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کو منتقل کر دیا گیا۔ریاستی ٹریبونل نے 6.8.93 کے فیصلے کے ذریعے اپیل کنندہ کو ہدایت دی کہ وہ مدعا علیہ نمبر 1 کی ترقی کے معاملے پر نظر ثانی کرے،موجودہ اپیل کو ترجیح دی گئی ہے۔

اس اپیل میں اپیل گزار کا موقف یہ ہے کہ مروجہ قواعد کے مطابق اور مدعا علیہ نمبر 1 کی نظر ثانی شدہ سنیارٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی ترقی کے معاملے پر غور کیا گیا ہے اور اس طرح مذکورہ ہدایت قانون میں ناقابل برداشت ہے۔اس اپیل میں صرف مدعا علیہ نمبر 1 کو چیلنج کیا گیا ہے اور جوابی حلف نامہ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ریاستی حکومت کی طرف سے مدعا علیہ کے ساتھ سنگین ناانصافی کی گئی ہے،ترقی کے لئے اس کے کیس پر مناسب وقت پر غور نہیں کیا گیا تھا اور اسے اس کی مناسب سنیارٹی نہیں دی گئی تھی۔مزید کہا گیا ہے کہ ٹریبونل نے ریاست کو مدعا علیہ نمبر 1 کی ترقی کے معاملے پر دوبارہ غور کرنے کی ہدایت دے کر انصاف کیا ہے اس لئے یہ مناسب نہیں ہوگا کہ اس عدالت آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مذکورہ ہدایت میں مداخلت کرے۔جوابی حلف نامہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مدعا علیہ نمبر ایک کو 19.5.1949 کو کیڈر میں باقاعدہ طور پر تعینات کیا گیا تھا اور دیگر جواب دہندگان کو اگرچہ 1949 میں کیڈر سے باہر کے عہدے پر مختلف تاریخوں پر مقرر کیا گیا تھا لیکن انہیں صرف 1950 کے دوران مستقل کیا گیا تھا۔ان سبھی کے ساتھ مدعا علیہ نمبر 1 سے جونیئر سلوک کیا جانا چاہئے تھا لیکن بدقسمتی سے ریاستی حکومت نے ان کے ساتھ مدعا علیہ نمبر 1 سے سینئر سلوک کیا جس کے نتیجے میں آخر کار ان کے پورے کیریئر میں سنگین ناانصافی ہوئی اور جب اس کی وجہ بنی تو انہیں ترقی کے مواقع سے محروم کر دیا گیا۔اس معاملے کے تناظر میں

ٹریبونل نے ترقی کے سوال پر دوبارہ غور کرنے کی صحیح ہدایت کی ہے۔

فریقین کے متحارب موقف کے پیش نظر صرف ایک ہی سوال زیر غور آتا ہے کہ کیا متعلقہ قواعد کے مطابق مدعاعلیہ نمبر 1 کی ترقی کے سوال پر مجاز اتھارٹی نے غور کیا ہے یا مدعاعلیہ نمبر 1 کے مذکورہ حق کی کوئی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ یہ طے شدہ موقف ہے کہ آئین کی اسکیم کے تحت کسی ملازم کو غور و فکر کا حق حاصل ہے نہ کہ ترقی کا حق جب تک کہ پروموشن کے قواعد اس بات کی نشاندہی نہ کریں کہ ترقی صرف سنیارٹی کی بنیاد پر ہے۔ 2.9.96 کو اس معاملے کی سماعت کرتے ہوئے عدالت نے اپیل کنندہ سے کہا تھا کہ وہ مجاز افسر کے ذریعہ حلف نامہ داخل کرے جس میں مدعاعلیہ نمبر 1 کے جوائنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر ترقی کے دعوے پر غور کرنے کی تاریخ اور ترقی کے لئے مقرر کردہ معیار کے ساتھ ساتھ ترقی یافتہ کیڈر میں دستیاب عہدوں کی تعداد اور ڈپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کے ذریعہ اپنائے گئے اصولوں کی نشاندہی کی گئی تھی۔ پروموشن کے معاملات پر غور کرنے کے لئے. عدالت نے اپیل کنندہ کو متعلقہ ریکارڈ پیش کرنے کا بھی حکم دیا۔ مذکورہ ہدایت کے مطابق ایک حلف نامہ داخل کیا گیا ہے اور ڈپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کا متعلقہ ریکارڈ بھی پیش کیا گیا ہے۔ ڈپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کی کارروائی کے ساتھ ساتھ ریکارڈ پر موجود دیگر مواد/ دستاویزات سے معلوم ہوتا ہے کہ جوائنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر ترقی کے سوال پر تین مواقع پر غور کیا گیا تھا، یعنی 12.8.77، 15.6.79 اور 26.8.81 پر۔ ترقی کا معیار میرٹ تھا جس میں سنیارٹی کا مناسب احترام کیا گیا تھا۔ ڈپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کو ایک سلیکٹ لسٹ تیار کرنے کی ضرورت تھی اور غور کرنے والے افراد کی تعداد ایک سال کے اندر متوقع خالی آسامیوں کی تعداد سے پانچ گنا تک بڑھنی چاہئے۔ مزید برآں ترقی کے لئے نااہل افراد کو ختم کرنے کے بعد ان افراد کو "بہترین"، "بہت اچھا" اور "اچھا" کے طور پر درجہ بندی کیا جانا چاہئے اور اس درجہ بندی کی بنیاد 3 سے 5 سال تک ملازمین کی سالانہ خفیہ رپورٹس پر ہوگی۔ 12.8.77 کو ہونے والے اجلاس میں متعلقہ سنیارٹی کے ساتھ ساتھ فیڈر گریڈ میں 3 سال کی ریگولر سروس کے معیار کی بنیاد پر صرف 13 افسران جوائنٹ ڈائریکٹر کے دو عہدوں کے مقابلے میں قابل قرار پائے گئے۔ مدعاعلیہ نمبر 1 غور و خوض کے دائرے میں نہیں آیا اور اس لیے وہ یہ شکایت کرنے کا حقدار نہیں ہے کہ اس کے کیس پر غور نہیں کیا گیا۔ 15 جون 1979ء کو ہونے والے اگلے ڈپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کے اجلاس میں مدعاعلیہ نمبر 1 بلاشبہ زیر غور زون میں تھا اور اس کے کیس پر محکمانہ پروموشن کمیٹی نے غور کیا لیکن فیڈر گریڈ میں 3 سال کی سروس کی ضرورت اور مدعاعلیہ نمبر 1 کے مذکورہ معیار پر پورا نہ اترنے کے پیش نظر، آخرکار انہیں ترقی نہیں دی گئی۔ جب ڈپارٹمنٹل پروموشن

کمیٹی کا اگلا اجلاس 26.8.1981 کو منعقد ہوا تو جواب دہندہ نمبر 1 اب غور کرنے کے لئے دستیاب نہیں تھا کیونکہ وہ 30.11.1980 کو ریٹائر ہو گیا تھا۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں ہمیں اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ ٹریبونل نے مدعاعلیہ نمبر 1 کی ترقی کے سوال پر دوبارہ غور کرنے کی ہدایت دینے میں مکمل غلطی کی ہے۔ ہمارے اس نتیجے کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مدعاعلیہ نمبر 1 کے جوائنٹ ڈائریکٹر زراعت کے عہدے پر ترقی کے لئے قواعد اور معیار کے ساتھ ساتھ فیڈر گریڈ میں ان کی سنیارٹی کے مطابق غور کیا گیا ہے اور ان کا انتخاب یا تو اس وجہ سے نہیں کیا گیا ہے کہ وہ زیر غور زون میں نہیں آئے یا اس وجہ سے کہ وہ 3 سال کی مسلسل سروس کے معیار پر پورا نہیں اترتے تھے۔ فیڈر گریڈ، آئین کے آرٹیکل 16 کے تحت دیئے گئے آئینی حق کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی گئی ہے۔

ہم نے اس کے مطابق ٹریبونل کی مذکورہ ہدایت کو خارج کر دیا اور اس اپیل کی اجازت دی۔ 1986 کے ٹی اے نمبر 333 کو خارج کر دیا گیا ہے لیکن ان حالات میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

وی۔ایس۔ایس

اپیل کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24